اقصیٰ کے مسلمانوں کی پکار

از قلم: محمد داؤد الرحمن علی

ہر مسجد کا الگ الگ مقام و مرتبہ ہے۔ گھر کی مسجد، محلہ کی مسجد، شہر کی مسجد سب کا اپنا الگ الگ مقام ہے۔ خطہ ارض پر تین مساجد ایسی ہیں جن کی طرف سفر کرنا باعث ثواب ہے۔ ان مساجد میں ایک مسجد ''مسجد اقصی'' ہے۔ یہ وہ مسجد ہے جہاں کے آس پاس کی زمین بابرکت ہے۔ جس زمین کا قرآن میں ذکر ہے۔ جس زمین پر انبیاء علیھم السلام کی آمد ہوئی اور انبیاء کا مسکن رہا۔

یہاں وہ مسجد قائم ہے جو مسلمانوں کا ''قبلہ اول'' ہے۔ مسلمان اس طرف منہ کرکے نماز ادا کرتے رہے۔ روئے زمین پر تعمیر ہونے والی دوسری مسجد ہے۔ ایک مسلمان کے لیے یہ سرزمین اور یہ مسجد قابل رشک ہیں۔

یہ مقام ہمیشہ یہود و نصری کی آنکھوں میں کھٹکتا رہا۔ مختلف حیلوں بہانوں سے یہاں کے مسلمانوں کو تنگ کیا جاتا رہا۔ اس سرزمین پر ناجائز قبضہ کی جسارت کی گئی۔ اس سرزمین پر واقع مسجد کو شہید کرنے کی کوشش کی گئی۔ دنیا اس بات کی گواہ ہے جب بھی کسی نے اس پاک سرزمین کی طرف میلی آنکھ سے دیکھا تو مسلمان کمانڈروں نے ان کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔

تاریخ کے اوراق اٹھا کر دیکھیں آپ کو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کے لیے یہ مقام کتنا اہم ہے۔ مسلمانوں نے اس سرزمین کو اپنے خون سے سینچا ہے۔ بیت المقدس کی فتح کے موقع پر خلیفۃ المسلمین، خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے ایک سوال کے جواب میں تاریخ ساز جملہ ارشاد فرمایا تھا:

''جب تک مسلمان اسلام پر عمل کرینگے اس وقت تک عزت کے ساتھ رہیں گے، جس دن مسلمان اسلام پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے اس دن ذلیل و خوار ہو جائیں گے۔''

آج دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آج جب اسلامی ممالک کی طرف دیکھتا ہوں تو یہ الفاظ سچ ثابت ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آج ستاون (57) سے زائد اسلامی ممالک ہونے کے باوجود، آج مسلمانوں کی طاقت ہونے کے باوجود، آج مسلمانوں کے پاس ہر وسائل ہونے کے باجود مسلمان پستی کا شکار ہے۔

آج مسلمان کے سامنے مسلمان بھائیوں کو بے دردی سے اس دنیا سے رخصت کیا جارہا ہے۔ آج مسلمان کے سامنے مسلمان کو ہی لاکھڑا کیا جارہا ہے۔ آج مسلمانوں کو گاجر مولی سمجھا جارہا ہے۔ آج فلسطین و کشمیر کے مسلمانوں پر باوجود وسعت کے زمین تنگ کی جارہی ہے۔ ظلم کا ہر حربہ ان پر استعمال کیا جارہا ہے۔ جبر کی تمام اقسام ان پر آزمائی جارہی ہیں۔

ایک ملک کے ساتھ دوسرا ملک ڈنکے کی چوٹ پر اس کا ہر ممکن ساتھ دے رہا ہے۔ مسلمان کے خون کو خون نہیں، مسلمان کے بچے کو بچہ نہیں، مسلمان کے حقوق کو حقوق نہیں، مسلمان کے مال کو مال نہیں، مسلمان کی عزت کو عزت نہیں سمجھا جارہا۔ ایسے وقت میں دو ملک جو بظاہر ایک دوسرے کے مخالف ہیں ملکی لحاظ سے بھی اور مذہبی لحاظ سے بھی۔ دونوں مسلمانوں کی نسل کشی پر تُلے ہوئے ہیں۔ اس کے باجود ہمارے حکمران خواب غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔

مسلمان حکمران اپنی شاہی میں مست رہے، حکمران اپنی عیاشیوں پر نظر رکھتے رہے، حکمران اپنی شاہ خرچیوں کے ساتھ سرخیوں میں رہے۔ لیکن وہاں سرزمین فلسطین خون سے رنگین کر دی گئی، وہاں جدید اسلحہ کے استعمال کے ساتھ بچوں کو روندا گیا، وہاں ماؤں کے دوپٹے، بہنوں کی عزتوں کو تار تار کیا جاتا رہا۔

جب مؤرخ آج کے حالات ہماری آئندہ نسلوں کو سنائے گا تو کچھ یوں گویا ہو گا:

"پچاس سے زائد مسلم حکمران تھے اس کے باجود مسلمانوں پر ظلم ہوتا رہا۔ وہ بارود میں بھی نماز ادا کرتے رہے اور دیگر باوجود ہر آرائش کے مساجد خالی تھیں۔"

وہ لکھے گا:

"فلسطین و کشمیر کے مسلمانوں کے خون سے زمین لال ہو رہی تھی اور اسلامی سپر پاور کے مسلمان ولڈ کپ کے میچوں میں مشغول تھے۔"

وہ بتائے گا:

"وہاں مسلمان کے بچے خون میں لت پت تھے اور یہاں کے لوگ اپنی مستی میں مست تھے۔"

وہ محسوس کرائے گا کہ:

"ان پر کھانا بند تھا اور یہ لوگ ہزاروں روپے کا کھانا ضائع کر رہے تھے۔"

مؤرخ کہے گا:

"جب فلسطین و کشمیر کے مسلمانوں کو بے دردی سے موت کی نیند سلایا جارہا تھا یہ سب اپنے گھروں میں میٹھی نیند سو رہے تھے۔"

وہ ان بزدلوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھے گا کہ "

"ان پر پانی بند تھا اور یہ لوگ مختلف اقسام کے اور ذائقے کے شربت پی رہے تھے۔"

مسلمانو! تم سے مخاطب ہوں۔۔۔ تم تو ایک غیرت مند قوم تھے۔۔۔ تمہاری غیرت کی مثالیں دی جاتی تھیں۔۔۔ تم سے دشمن خوف کھاتا تھا۔۔۔ اب تمہیں کیا ہو گا ہے۔۔۔؟ کس طرف چل پڑے ہو۔۔۔؟ کس کو خوش کرنا چاہتے ہو۔۔۔؟ یہ تو تمہارا شیوہ نہیں تھا۔۔۔ یہ تو نہ سکھایا اور نہ بتلایا گیا تھا۔۔۔ مظلوم کی ایک آواز پر تم بلا خوف و خطر ملک فتح کر دیا کرتے تھے۔۔۔ تم کب سے بے غیرت بنے۔۔۔؟ تمہاری غیرت کب سے ختم ہوئی۔۔۔

میں ان این جی اوز کو بھی مخاطب کروں گا جو کسی کو صرف ایک ہلکی سی کھروچ آجائے تو زمین و آسمان کی قلابازیاں ملا جاتے ہیں۔ وہ کہاں ہے۔۔۔؟ مجھے بتائیں آپ کا احتجاج کہاں ہو رہا ہے۔۔۔؟ آپ کون سے ٹی وی پر بیٹھ کر انصاف کی بات فرما رہے ہیں۔۔۔؟ بتائیں نہ۔؟ جب مسلمان کی باری آتی ہے یہ قلابازیاں کہاں چلی جاتی ہیں۔۔۔؟ تمہارے احتجاج کہاں غائب ہو جاتے ہیں، ٹی وی پر تمہارے چہرے نظر کیوں نہیں آتے۔۔۔؟ میں منتظر ہوں آپ کا کہ آپ ان پھولوں کی بابت کیسے آواز بلند کرتے ہیں۔۔۔؟

میں ان صحافی بھائیوں کا منتظر ہوں جو بات بات پر گھنٹوں پروگرام طویل کر دیا کرتے ہیں، جو ہر چینل کی زینت ہوا کرتے ہیں۔ اخبارات میں ان کے مضمون ہوتے ہیں اور خبریں ان کی شہ سرخیوں میں شائع ہوتی ہیں۔ کب کریں گے آپ پروگرام۔۔۔؟ کب لکھیں گے آپ کالم۔۔۔؟ کب بنیں گی آپ کی آوازیں اخبار کی شہ سرخیاں۔۔۔؟ کہاں ہیں وہ قلم نگار جن کی قلم خاموش ہیں۔۔۔؟ کیوں ان کے قلم میں جنبش نہیں۔۔۔؟ کیوں ان کے قلم کی سیاہی خشک ہو گئی ہے۔۔۔؟

حکمرانو، صحافیو، این جی اوز والو، قلم نگارو! غیرت کا مظاہرہ کرو۔ یاد رکھو! تم فاتح بیت المقدس حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، سلطان نور الدین زنگی رحمہ اللہ، سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ جیسے دلیر، بہادر، نڈر، طاقت ور، جنہیں دیکھ کر شرمائے یہود کے پیروکار ہو، ان کے روحانی بیٹے ہو، ان کے نقش قدم پر چلنے والے ہو۔ تمہیں غیرت مسلم زیب دیتی ہے، تمہیں بے غیرتی کا لبادہ زیب نہیں دیتا۔

سنو! اگر تمہارے اندر غیرت ہوتی تو غزہ کی یہ حالت نہ ہوتی، اگر آج تم غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتے تو ان پر ٹینکوں، توپوں، بموں، میزائلوں کی بارش نہ ہوتی۔ اگر تم میں غیرت ہوتی تو غزہ کی فضاؤں سے یہ اعلانات نہ ہوتے کہ یا اللہ! اب تیرے سوا کوئی نہیں

بچا۔ اگر تم میں ذرہ بھر بھی غیرت ہوتی تو اہل غزہ کی مساجد کی سپیکروں سے اہل اسلام کو نہ پکارا جاتا۔ آج اگر تم میں غیرت ہوتی تو غزہ کے پھول اللہ کے حضور شکایت کا نہ کہتے۔

ارے او مسلم حکمرانوں! یاد رکھو! اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے۔ تم ہمیشہ نہ دنیا میں رہو گے نہ ہمیشہ بادشاہت میں۔ غزہ کی فضاؤں سے آنے والی اور دل چیر کر رکھ دینے والی آوازوں پر کان دھرو، ان کی مدد کو آگے بڑھو، ان کے لیے اقدامات کرو، بیان بازی سے آگے نکل کر حقیقی معنوں میں کردار ادا کرو۔

ان کی ایک ایک چیز کا بائیکاٹ کرو، ان کی چیزوں کی سپورٹ کرکے اپنے مسلمان بھائیوں کی گردن پر پاؤں مت رکھو، ان کے دست بازو مت بنو۔ اپنے مسلمان ممالک اور اپنے ملک کی چیزوں کو فوقیت دو اور اسے استعمال کرو۔ آج وقت ہے اپنی غیرت ایمانی کو جگاؤ، پیغام دو کہ غیرت مسلم زندہ ہے۔ اگر بدر میں ۳۱۳ کی مدد کے لیے فرشتے اتر سکتے ہیں، تو آج اگر تم اہل فلسطین کی مدد کو قدم بڑھاؤ ان شاءاللہ آج بھی فرشتے اتر سکتے ہیں قطار اندر قطار اب بھی۔

ہمت تو کرو، اللہ کے حکم کو پورا تو کرو۔

تم بہادروں کی اولاد ہو، ڈرو مت، سوچو مت، گھبراؤ مت

کبھی قدم ڈگمگا جائیں تو اسلام کے جرنیل حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی نصیحت یاد رکھنا۔

"دنیا کے بزدلوں کو بتادو، اگر جہاد سے موت آتی تو خالد بن ولید کو بستر پر موت نہ آتی۔"

بزدلی چھوڑ دو، بہادری کے ساتھ اہل فلسطین و کشمیر کے ساتھ ڈنکے کی چوٹ پر کھڑے ہو جاؤ۔

ان شاءاللہ فتح تمہاری ہو گی۔

نصر من اللہ وفتح قریب